

روزہ چھوڑنے میں کس ڈاکٹر کا قول معتبر ہے

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں انگلینڈ میں ایسے شہر میں رہتا ہوں جہاں کوئی سنی مسلمان ڈاکٹر موجود نہیں ہے تو بیماری کا ایسا عذر کیسے ثابت ہوگا جس میں روزہ معاف ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم ڈاکٹر میرے بیماری کی وجہ سے مجھے کہتا ہے کہ میں روزہ نہ رکھوں ؟ تو کیا اس کا کہنا شریعت میں قبول ہے؟

سائل: ایک بھائی فرام انگلینڈ

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کافر یا بدمذہب یا فاسق ڈاکٹروں کا قول شریعت میں قبول نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کہنے سے رمضان کا فرض روزہ چھوڑا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ شامی ہے: "أَمَّا الْكَافِرُ فَلَا يُعْتَمَدُ عَلَى قَوْلِهِ لِاحْتِمَالِ أَنْ غَرَضُهُ إِفْسَادُ الْعِبَادَةِ"

("ردالمحتار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ۳، ص ۴۶۴)

اور آپ کے ملک میں سنی مسلمان حاذق ڈاکٹر ڈھونڈنا بھی مشکل ہے۔ لہذا ایسی صورت حال میں روزہ چھوڑنے کی رخصت کے عذر کے ثبوت کے لیے خود کا تجربہ بھی کافی ہے کیونکہ جس طرح ایک مسلمان غیر فاسق حاذق ڈاکٹر کے کہنے سے روزہ چھوڑنے کے عذر کا ثبوت ہوتا ہے اسی طرح اپنے ماضی کے تجربہ سے بھی عذر کا ثبوت ہو جاتا ہے یعنی ماضی میں اس بیماری میں روزہ رکھاتھا تو مرض بڑھ گیا تھا یا شدید تکلیف ہوگئی تھی اس بیماری کے دوبارہ ہونے سے روزہ چھوڑ سکتا ہے اور اگر ماضی کا کوئی تجربہ نہ ہو تو اب تجربہ کرلیجئے کہ اگر روزہ رکھنے میں مرض بڑھتا ہے یا شدید ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے تو نہ رکھیں۔

اور اگر مرض ایک ہی ہو تو کسی کے تجربہ سے بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوجائے گی مثلاً زید کو ایک مرض ہوا اور اس نے اس مرض میں روزہ رکھا جس سے مرض بڑھ گیا اور اب بکر کو بھی وہی مرض ہوا لہذا زید کے تجربے سے بھی بکر کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ثابت ہوجائے گی۔ جیسا کہ شامی میں ہے: "تَجْرِبَةُ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الْمَرِيضِ عِنْدَ اتِّحَادِ الْمَرَضِ" اس کا اپنا تجربہ ہوا مرض کے ایک ہونے سے صورت میں کسی غیر کا تجربہ ہو

("ردالمحتار"، کتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ۳، ص ۴۶۴)

اور مرض کے ٹھیک ہونے پر ان روزوں کے قضا کرنا بھی ضروری ہے لہذا مرض ٹھیک ہونے پر ان کی قضا کرلیجیے یا سردیوں کے موسم میں جب انگلینڈ میں دن نہایت چھوٹا ہوجاتا ہے اور سردی کی وجہ سے زیادہ بھوک یا پیاس بھی زیادہ محسوس نہیں ہوتی تو ان ایام میں روزوں کی قضا کرلی جائے۔ کیونکہ اللہ

عزوجل معذور لوگوں کو رمضان کے علاوہ دوسرے ایام میں روزوں کی قضا کرنے کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ تو جس قدر روزے چھوٹے ہیں اتنے روزے اور دنوں میں (قضا کرو) اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

(البقرة: 185)

اور اگر روزہ رکھنے سے مرض میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسی شدید پیاس لگتی ہے جو برداشت سے باہر ہو تو آپ پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور ویسے بھی روزہ صحت کا ضامن ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صُمْ مَوْا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو صحتیاب ہو جاؤ گے۔

(دُرِّمَنْثُور ج ۱ ص ۴۴۰)

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

NOT FASTING DUE TO THE STATEMENT OF A DOCTOR

QUESTION:

What do the scholars and muftis of the mighty Shari'ah say regarding the following matter, I live in such a city in England wherein there is no Sunnī Muslim doctor, so how will a concession be established whereby the fast is pardoned. If I am instructed not to fast due to my illness by a non-Muslim doctor, then is his statement accepted in shari'ah?

Questioner: A brother from England

ANSWER:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

A non-Muslim, deviant or sinful doctor's statement is not accepted in shari'ah, and neither can an obligatory fast of Ramadān be left upon their instruction. Just as it mentioned in Shāmī:

"أَمَّا الْكَافِرُ فَلَا يُعْتَمَدُ عَلَى قَوْلِهِ لِاحْتِمَالِ أَنْ غَرَضَهُ إِفْسَادُ الْعِبَادَةِ"

("ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ٣، ص ٤٦٤)

Furthermore, it is difficult to find a Sunni Muslim who is an expert doctor in your country. Therefore, in this situation, ones own experience will be sufficient to establish a concession to leave the fast; just as the statement of a righteous Muslim expert doctor is enough to establish a reason for leaving a fast, so too will ones past experiences suffice as evidence to establish a concession, i.e. one kept a fast in the past whilst suffering from this illness and the illness increased or he felt severe difficulty, then if this illness returns again, he can leave the fast. If he has no past experience, then he should fast and if the illness worsens or if he experiences such difficulty which he cannot bear, he should not fast.

Also, if the illness is the same, then based on another's experience, it will become permissible to leave the fast. For example, Zayd suffers from an ailment and he fasted in that state due to which the illness worsened, now, Bakr is afflicted with the same ailment. Hence, based on Zayd's experience, the concession of not fasting will also be established for Bakr. As it is stated in Shāmī:

"Based upon his own experience or in the case where the ailment is the same, the experience of another"

(ردالمحتار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، ج ٣، ص ٤٦٤)

In addition, upon relief from the illness, it will be necessary to make up (qadā) those fasts. Therefore, upon becoming healthy, you must make up the fasts or fast in the winter; when the day becomes very short in England, and due to the cold, one does not experience much hunger or thirst, as Allāh (Most High) states regarding the sick that they can make up the fasts in the days outside of Ramadān:

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

“then an equal number of other days. Allāh intends ease for you and does not intend hardship for you”

[Sūrah al-Baqarah, Verse 185]

If by fasting you do not experience an increase in the illness or do not feel thirsty to such an extent that it cannot be endured, then it is obligatory upon you to keep the fasts of Ramadān. Besides, fasting is beneficial for ones health. The Noble Prophet (May Allāh’s peace and blessings be upon him) said:

“Fast! You will become healthy”

(دُرِّمَنْثُور ج ١ ص ٢٤٠)

و الله تعالى اعلم و رسوله اعلم عزوجل و صلى الله عليه و اله و سلم
كتبه ابو الحسن محمد قاسم ضياء قادري

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qādrī

Translated by Zameer Ahmed